شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میانوالی پاکستان کے بارے میں
دس تاثرات
مع اہمیت بیعت قرآن پاک واحادیث مبارکہ اور بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں
آخر میں
سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج
از (حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ
(خادم) مدرسۃ عربیہ سراجیہ سعدیہ
نزد کمشنری لورالائی بلوچستان (پاکستان)
WWW.MUHIBULLAH.COM
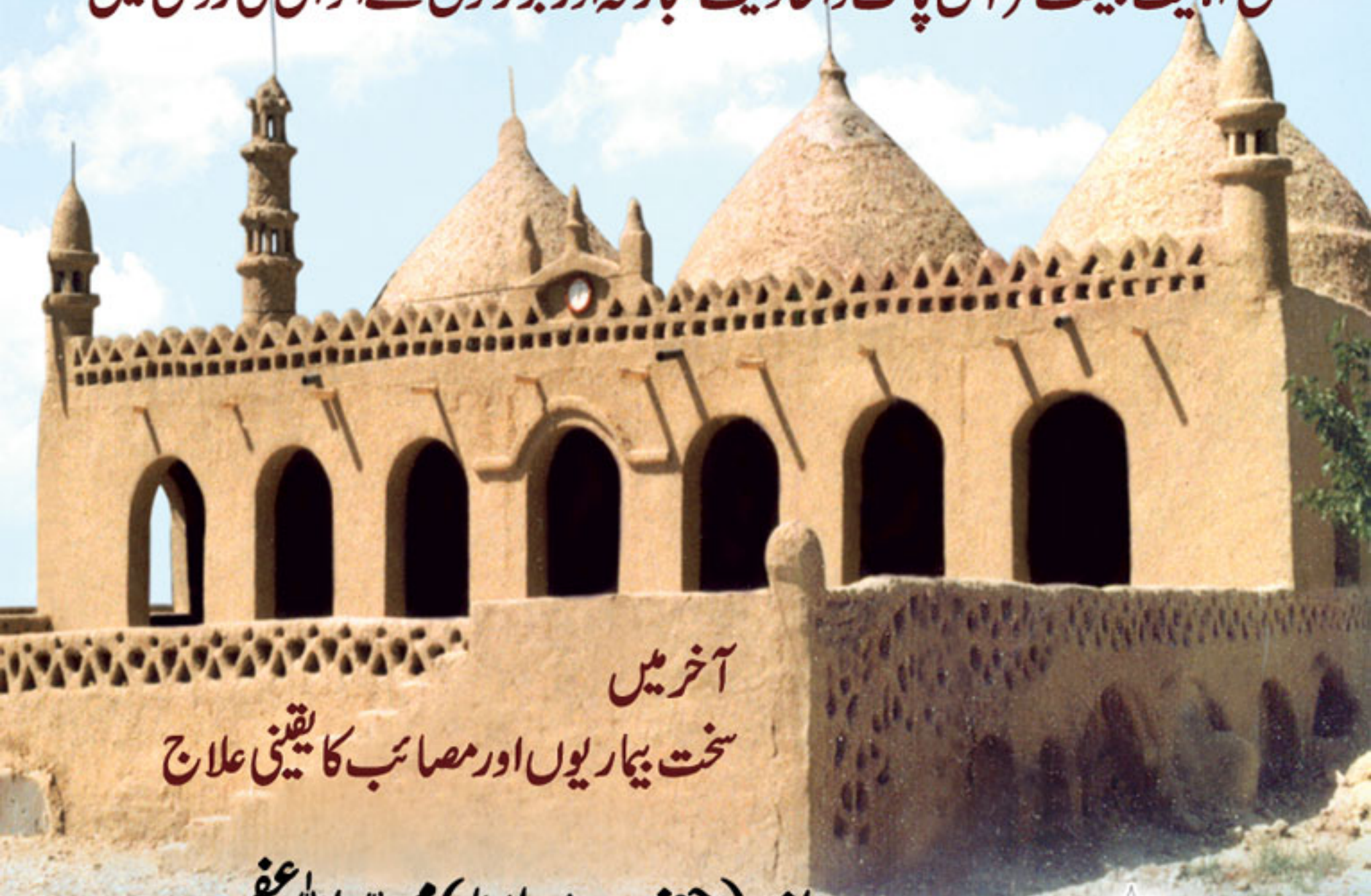
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

شیخ المشائخ امام الوقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میانوالی والے ختم نبوت کے عالمی امیر تھے اور جمعیت العلماء اسلام کے سرپرست تھے۔ علم ظاہری میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل اور سند یافتہ تھے اور علم باطنی میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ میں امام وقت تھے۔ ان کا انتقال مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمْ یعنی عالِم کی موت عالَم کی موت ہے کا مصداق ہے۔ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مہتمم جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نے بندہ ناچیز محبّ اللہ عفی عنہ سے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ (جو کہ بندہ ناچیز کے مرشد کامل، راہبر صادق، محسن مخلص تھے۔ اللہ تعالیٰ انکو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جوار اور ہمنشینی نصیب فرمائیں) کے بارے میں تاثرات طلب فرمائے تھے۔ اس وجہ سے بندہ ناچیز نے مختصر طور پر دس تاثرات لکھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کی حرمت اور برکت سے اس کتابچے کو قبول فرمائیں اور اپنے بندوں کی ہدایت اور وصولی الی اللہ کا واسطہ بنادیں اور علم باطنی کی حقیقت کو سمجھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ عام مسلمانوں کے لئے رضائے الٰہی اور جنت الفردوس کا وسیلہ بنادیں اور شیطان علیہ اللعنت اور جہنم اور غلط ماحول سے بچنے کا مؤثر طریقہ بنادیں اور دنیا و آخرت کی کامیابیوں کا واسطہ بنادیں آمین یا ارحم المحتاجین۔ جس نے آمین کہا اس کے لئے بھی کامیابی دارین کا واسطہ بنادیں۔

بندہ ناچیز عرصہ 22 سال اپنے شیخ مرحوم کے زیرِ سایہ رہا۔ باقی دنیا تو اپنی جگہ، صرف مجھ کو جو فائدے ملے ہیں وہ شمار میں نہیں آسکتے۔ احقر کو بے حد دینی و دنیاوی، ظاہری و باطنی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے باصلاحیت حضرات کو جو فوائد پہنچے ہوں گے اُن کا تو کیا پوچھنا۔ غرض میرے مرشد کامل کے کمالات و مناقب و تاثرات نہ زبان سے بیان کئے جاسکتے ہیں نہ قلمبند کئے جاسکتے ہیں۔

تاثر (1): حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی زندگی میں بیعت کی خاص اہمیت تھی

حضرت اگرچہ دین کے مختلف شعبوں میں کام کرتے تھے مگر حضرت کی زندگی میں بیعت کرنے کے عمل کو خصوصی اہمیت حاصل تھی۔

اہمیت بیعت قرآن پاک واحادیث مبارکہ اور بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں

قال اللہ تعالیٰ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ.

دلیل نمبر 1: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذمہ داری اور منصب یوں بتایا۔ (1) قرآن پاک زبانی بتانا۔ (2) قرآن پاک کے معنی بتانا۔ (3) حدیث مبارکہ بتانا۔ یہ تینوں کام علم ظاہر والے علماء نے مدارس کی شکل میں سنبھال لئے ہیں۔ (4) تزکیہ نفس کرانا یعنی تعلیم کے علاوہ عملی نگرانی کرانا۔ یہ ذمہ داری علماء علم باطن نے سنبھالی ہے جو کہ خانقاہوں میں پوری کی جاتی ہے۔

دلیل نمبر 2: اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ ممتحنہ میں حکم ہوا کہ مومنات خواتین کو بیعت میں قبول کریں یہ بیعت اسلام اور بیعت جہاد نہیں تھی بلکہ بیعت اصلاح اور تزکیہ نفس کے لئے تھی۔

دلیل نمبر 3: اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو فرض قرار دیا اور زندہ نیک لوگوں کے ساتھ رہنا بھی فرض قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ. یعنی اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور ہو جاؤ نیک لوگوں کے ساتھ۔ مقصد یہ ہوا کہ نیک لوگوں (جو زندہ ہوں) کی صحبت اختیار کرنے سے متقی بننا آسان ہو جاتا ہے اور مرشد کامل نیک آدمی ہی ہو سکتا ہے۔ مرشد کامل کی بیعت وصحبت سے مرید بغیر وعظ ونصیحت کے تقویٰ والا بن جاتا ہے۔

دلیل نمبر 4: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ اَلْمَرْأُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ مَنْ يُّخَالِلُ. یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصول وضع

کیا کہ جس کا دوست اچھا ہوگا وہ اچھا ہوگا۔اور جس کا دوست برا ہوگا وہ برا ہوگا۔ مرشد کامل ہی گہرا دوست ہونا چاہیے۔دنیا کا ہر کام ہم نشینی کے ذریعہ ہی آسان ہوتا ہے اور دین بھی اسی طرح ہے۔

وضاحت کے لئے مثال ہے کہ پانی کے دو تالاب ہیں۔ایک میں مچھلیاں ہیں دوسرے میں نہیں۔جس میں مچھلیاں نہیں ہیں وہ چاہتا ہے کہ میرے اندر بھی مچھلیاں ہو۔اب مچھلیاں آنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ جس تالاب میں مچھلیاں ہیں اس سے دوسرے تالاب کو پانی کا راستہ کھول دیا جائے تاکہ پانی میں دوسرے تالاب تک مچھلیاں پہنچ سکیں۔ خشکی سے مچھلیاں نہیں گذر سکتیں۔اسی طرح مرشد کامل کا دل محبت الٰہی، معرفت الٰہی اور عشق وتقویٰ سے بھرا ہوتا ہے۔جس کا دل چاہتا ہے کہ میرے دل میں بھی محبت، معرفت، تقویٰ اور عشق الٰہی آجائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے دل کے تالاب کو مرشد کامل کے دل کے تالاب سے بیعت کے ذریعہ سے اتصال کرلے۔ وہی محبت ومعرفت وعشق الٰہی وتقویٰ واتباع سنت واجتناب از بدعت ونافرمانیاں مرید کے دل میں آنا شروع ہوجائیں گی۔انوارات وفیوضات منتقل ہوجائیں گے۔اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔

مرشد کامل کی بیعت کی کیا ضرورت واحتیاج ہے؟

سوال: کیا اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں جو اعمال اور اذکار بتائے ہیں وہ ہدایت اور تقویٰ محبت ومعرفت وعشق الٰہی پیدا کرنے کے لئے اور نفس وشیطان وغلط ماحول سے بچانے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ پھر مرشد کامل کی بیعت کی کیا ضرورت واحتیاج ہے؟

جواب: گذرے ہوئے دلائل سے پتہ چلتا ہے کہ صرف تعلیم سے کام نہیں بنتا جب تک کہ مرشد کامل کی صحبت ونگرانی نہ ہو بڑوں کے اقوال بھی یہی ہدایت دیتے ہیں۔

بیعت کی اہمیت بڑوں اور بزرگوں کے ارشادات کی روشنی میں

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حقیقۃ التصوف و

التقویٰ اورآداب معاشرۃ میں لکھتے ہیں کہ ایک ہے ترجمہ سیکھنا وہ مدارس سے ملتا ہے۔دوسرا ہے ترجمہ اپنے آپ میں لانا وہ خانقاہوں سے مرشد کامل کی صحبت سے مل جاتا ہے۔حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ملفوظات کمالات اشرفیہ صفحہ 183 میں فرماتے ہیں کہ بدون صحبت شیخ اگر کوئی لاکھ تسبیح پڑھتا رہے کچھ نفع نہیں۔حضرت خواجہ صاحب (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقین میں سے) نے عرض کیا کہ حضرت خود ذکراللہ میں یہ کیفیت ہونی چاہیے تھی کہ وہ خود کافی ہوجایا کرتا' صحبت شیخ کی کیوں قید ہے؟ فرمایا کہ کام تو ذکراللہ ہی بناوے گا لیکن عادت اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بدون شیخ کی صحبت کے ہر ذکر کام بنانے کے لئے کافی نہیں۔اس کیلئے صحبت شیخ شرط ہے۔جس طرح کاٹ جب کرے گی تلوار ہی کرے گی۔لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کسی کے قبضہ میں ہو ورنہ اکیلی تلوار کچھ نہیں کرسکتی۔گوکاٹ جب ہوگا تو تلوار ہی سے ہوگا۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ نے ایک شعر لکھا۔

تین حق مرشد کے ہیں رکھ ان کو یاد اعتقاد و اعتماد و انقیاد (صفحہ 37)

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیعت کے وقت اجمالاً (مرشد) کے ذریعہ سے القائے نسبت ہوجاتی ہے یعنی مناسبت اجمالی حق تعالیٰ کے ساتھ پیدا ہوجاتی ہے۔اہل اللہ کے ساتھ تعلق ہوگیا تو گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہوگیا۔ بیعت سے گویا ایک خصوصیت ہوگئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کمالات اشرفیہ صفحہ 245)۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ صقالۃ القلوب میں لکھتے ہیں کہ ایک ہے علم نبوی وہ کتابوں سے ملتا ہے۔دوسرا ہے نور نبوی وہ سینوں (مرشد کامل کے سینے سے) ملتا ہے۔

فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ہدایت آموز واقعہ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی جو اپنے زمانے میں فقیہ العصر کا لقب رکھتے تھے صرف زیارت کے لئے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے۔واپسی کا عرض کیا کہ تدریس کی وجہ سے

طلباء انتظار میں ہیں۔ حضرت نے رات گذارنے کا فرمایا۔ مولانا نے کہا کہ خانقاہ میں رش کی وجہ سے نیند میں خلل آئے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں خانقاہ والوں کو سمجھا دوں گا۔ مولانا نے بتایا ٹھیک ہے صبح واپس چلا جاؤں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ رات وہاں پر سو گئے۔ فرماتے ہیں کہ تہجد کیوقت میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا بہت سارے لوگ نوافل پڑھ رہے ہیں۔ تلاوت کر رہے ہیں، تسبیحات کر رہے ہیں، کچھ بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ رشید احمد ورثۃ الانبیاء میں شامل ہونے کی تمنا میں تو آ گئے ہو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا خلق تو یہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بارے میں قرآن پاک میں ہے کہ "کَانُوْا قَلِیْلاً مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ o وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ o تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ"۔ خانقاہ شریف کا ماحول دیکھنے سے صحابہ کا نقشہ یاد آیا اور اس سے متاثر ہوئے۔ وضو کیا، نفل پڑھے، بیٹھ کر ذکر شروع کر دیا۔ نماز صبح کے بعد حضرت سے واپسی کا عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا مولانا ذکر تو کر رہے ہو تو سیکھ کر ذکر کر لو۔ مولانا کو کوئی جواب نہیں آیا۔ آخر بتایا کہ حضرت مجھے بیعت کر لو۔ حضرت نے اسی وقت بیعت کے کلمات پڑھائے اور ذکر سکھایا۔ مولانا فرماتے ہیں ان کلمات کو پڑھ کر میرے دل میں ایسی کیفیت ہوئی کہ میں نے سوچا ساری عمر میں نے پڑھانا ہی ہے مگر اپنی اصلاح کے لئے بھی کچھ وقت ہونا چاہیے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے عرض کیا کہ حضرت ایک ماہ قیام کروں گا۔ ایک ماہ میں حضرت حاجی صاحب نے توجہات دیں، ذکر کرایا حتیٰ کہ حضرت کے اندر نسبت کا نور چمکنے لگا۔ مرشد کامل مرید کا امتحان لیتا ہے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ایک صاحب نے کھانے کی دعوت دی تو حضرت رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ساتھ لے گئے۔ حضرت نے ان کو دستر خواں کے کونے پر بٹھایا، ہلکا کھانا ان کو کھلایا اور ساتھیوں کو مرغ اور اچھا کھلایا گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ رشید احمد میرا دل چاہتا ہے کہ تجھے جوتوں میں بٹھاتا مگر میں نے کہا چلو تمہیں دستر خواں کے کونے میں ہی بٹھا دیتے ہیں۔ حضرت نے ان کے چہرے کو دیکھا کہ ناگواری محسوس ہوتی ہے یا نہیں۔ تو مولانا رشید احمد

گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل تازہ چہرہ اور کشادہ پیشانی سے عرض کیا کہ حضرت میں تو جوتوں میں بیٹھنے کے قابل بھی نہیں تھا آپ نے مجھ پر احسان کیا کہ دستر خواں پر بیٹھایا۔ حضرت نے فرمایا الحمدللہ اس میں جو نفس تھا وہ مٹ چکا ہے، مر چکا ہے۔ حضرت نے ان کو خلافت دی۔ مولانا نے عرض کیا حضرت میں کچھ نہیں ہوں مجھے کیوں خلیفہ بنایا۔ حضرت نے فرمایا اسی وجہ سے خلافت دیتا ہوں کہ تم سمجھ رہے ہو کہ تم کچھ نہیں ہو، اگر تم اپنے آپ کو کچھ سمجھتے تو پھر آپ خلافت کے قابل نہ ہوتے۔

ایک مہینہ کے بعد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ گنگوہ آ گئے۔ ایک ماہ وہاں پر کام کرتے رہے۔ ایک ماہ کے بعد پھر حضرت حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو حضرت نے اس سے پوچھا۔ میاں رشید احمد بیعت سے کچھ تبدیلی نظر آئی۔ مولانا تھوڑی دیر سوچتے رہے، پھر فرمانے لگے، تین تبدیلیاں نظر آئیں، پوچھا کونسی ہیں؟ (1) پہلے شریعت پر عمل کرنے کیلئے اپنے نفس کو مجبور کرنا پڑتا تھا اب بے تکلفی کے ساتھ شریعت پر عمل ہو جاتا ہے۔ یعنی طبیعت شریعت کے موافق بن گئی۔ شریعت جس طرح چاہتی ہے، طبعیت بھی اسی طرف جاتی ہے۔ (2) پہلے مطالعہ میں نصوص کے درمیان تعارض نظر آتا تھا۔ اب نصوص کے درمیان تعارض ختم ہو گیا کہیں تعارض نظر نہیں آتا۔ (3) مجھے پہلے کسی مدح سے خوشی اور ذم سے ناراضگی محسوس ہوتی تھی۔ اب دونوں برابر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے مخلوق راضی ہو یا ناراض ہو کوئی پرواہ نہیں۔

حضرت نے بتایا، الحمدللہ دین میں تین درجے ہیں علم، عمل اور اخلاص۔ علم میں دو درجے ہیں۔ علم غیر کامل اور علم کامل۔ علم غیر کامل عام علم ہوتا ہے۔ علم کامل وہ ہوتا ہے کہ جو نصوص کے درمیان تعارض نظر نہیں آتا۔ عمل بھی ناقص اور کامل، عمل ناقص وہ عام عمل ہوتا ہے۔ عمل کامل وہ ہوتا ہے کہ طبیعت شریعت کے مطابق بن جائے۔ اخلاص کے دو درجہ ہیں۔ اخلاص ناقص اور اخلاص کامل۔ اخلاص ناقص عام اخلاص ہوتا ہے۔ اور اخلاص کامل وہ ہوتا کہ مدح ذم کی پرواہ نہ رہے۔ ایقاظ الھمم شرح الحکم تصوف کے موضوع پر مرکزی کتاب ہے۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف میانوالی سے ملتی ہے۔ اس میں

لکھا ہے مَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ شَیْخٌ فَشَیْخُہُ الشَّیْطٰنُ ۔ ترجمہ جس شخص کا مرشد کامل نہ ہو، تو اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے۔ یعنی جب مرشد کامل کی رہبری نہ ہو تو اس کا رہبر شیطان علیہ العنت ہوتا ہے۔

مرشد کامل کی صحبت اور نگرانی کو کیوں ضروری قرار دیا؟

سوال: کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارک جو اعمال اذکار بتائے ہیں ہدایت اور تقویٰ کیلئے کافی نہیں ہیں۔ مرشد کامل کی صحبت اور نگرانی کو کیوں ضروری قرار دیا؟

جواب نمبرا: مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ ہدایت کے لئے صرف قرآن پاک کا پڑھنا (چاہے لفظ کے ساتھ یا معنی کے ساتھ) کافی نہیں جب تک قرآن پاک پر عمل کرنے والوں کی صحبت (مرشد کامل) اختیار نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا کہ قرآن پاک پر عمل کرو اس طرح کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے عمل کو دیکھ کر اتباع کرو۔ اگر اس کی ضرورت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی اپنی زبان میں صرف قرآن پاک نازل فرماتے کہ اس پر عمل کرو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ کتاب اللہ کے ساتھ رہبر بھی بھیجا (یعنی زمانے کا رسول)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس رہبری کے لئے مرشد کامل ہوتا ہے کیونکہ مرشد کامل پر مرید کو اعتقاد، اعتماد، انقیاد ہوتا ہے۔ نفع حاصل کرنے کیلئے یہ تینوں صفات ضروری ہیں۔ دنیاوی معاشرے میں دیکھیں کہ ماہر کی صحبت کے بغیر کام ناکام ہو جاتا ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے کہ مثلاً درزی کتابوں سے پڑھ پڑھ کر لوگوں کے کپڑے نہیں بنا سکتا۔ جب تک کسی درزی کی صحبت اختیار نہ کرے۔ اسی طرح ڈاکٹر بننا، ڈرائیور بننا، کھانا پکانے کا ماہر بننا صرف کتابوں کے پڑھنے سے نہیں ہوتا جب تک اسی فن کے ماہر کی صحبت اختیار نہ کی ہو۔ جس پر اعتقاد، اعتماد، انقیاد ہو۔ اسی طرح تقویٰ، محبت الٰہی، عشق الٰہی کی دولت تقویٰ والوں محبت اور عشق الٰہی والوں سے ملتی ہے۔

جواب نمبر2: علماء دیو بند کا کردار پوری دنیا مانتی ہے دعوت تبلیغ کی شکل میں یا مدارس وسیاست کی شکل میں یا ذکرواذکار، تذکیہ نفس وختم نبوت یا تصنیف وجہاد کی شکل میں ہو۔اس کی بنیادی وجہ علم ظاہری نہیں تھا بلکہ وہ مرشدین کاملین سے فیض یافتہ تھے۔اس کے مقابلے میں دوسرے ملکوں میں بڑے بڑے علماء ظاہر ہوئے ہیں لیکن ان کا کردار اپنے ملک میں بھی نظر نہیں آتا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس علم ظاہری کے ساتھ باطنی علم نہیں ہے۔

جواب نمبر3: قرآن پاک میں ہے: يَآاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْااتَّقُوااللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ. یعنی تقویٰ فرض ہے۔تقویٰ حاصل کرنے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت بھی فرض ہے۔مرشد کامل وہی ہوتا ہے جس کی صحبت سے مرید فائدہ حاصل کرسکتا ہو کیونکہ اس پر اعتقاد، اعتماد، انقیاد ہے۔ یہ اصول ہے نفع حاصل کرنے کے لئے۔یہ عادت اللہ ہے کہ مرشد کامل اور مرید کے درمیان اعتقاد، اعتماد اور انقیاد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی صحبت سے ہمیں کامل اور مکمل تقویٰ والا بنادے آمین۔

مرشد کامل کی پہچان

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کمالات اشرفیہ میں لکھا ہے کہ پہچان شیخ (مرشد کامل) یہ ہے کہ شریعت کا پورا متبع ہو۔ بدعت اور شرک سے محفوظ ہو اور جہل کی بات نہ کرتا ہو۔اس کی صحبت میں بیٹھنے کا اثر یہ ہو کہ دنیا کی محبت کم ہوتی جائے اور حق تعالیٰ کی محبت زیادہ ہوتی جائے مرید جو مرض باطنی بیان کرے وہ اس کو توجہ سے سن کر اس کا علاج تجویز کرے اور جو علاج تجویز کرے اسی سے نفع ہوتا ہے۔
اس کے اتباع کی بدولت روز بروز حالت درست ہوتی جائے۔کمالات اشرفیہ صفحہ 37

مرشد کامل کا حق: مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں شیخ کا حق بتایا ہے۔

تین حق مرشد کے ہیں رکھ ان کو یاد اعتقاد و اعتماد و انقیاد (کمالات اشرفیہ صفحہ 37)

کیا نیک لوگ، جیسے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ، غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ختم ہوگئے؟

سوال: عموماً کہا جاتا ہے کہ آج کل نیک لوگ جیسے بایزید بسطامی رحمۃ اللہ، غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ ختم

ہو گئے ہیں اور ایسے حضرات نہیں ملتے؟

جواب: مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھائی ہے کہ آج کل بھی ایسے بڑے حضرات ہیں اور قیامت تک ہوں گے۔تقویٰ اختیار کرنے کے بارے میں قرآن پاک میں نسخہ ہے کہ یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْااتَّقُوااللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ یہ آیت قیامت تک کے لئے ہے قیامت تک کے لوگوں کیلئے یہ حکم ہے کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔تو پتہ چلا کہ قیامت تک نیک لوگ ہوں گے۔اس کے لئے ایک مثال ہے، باپ بیٹے سے کہتا ہے کہ دودھ پیتے رہو، کمزوری ختم ہو جائے گی۔ یہ اس وقت کہ سکتا ہے کہ جب باپ کے پاس دودھ ہو ورنہ نہیں کہ سکتا۔ لیکن نیک لوگوں کے ملنے کے لئے تین شرطیں ہیں مقصود ہو، طلب ہو اور پیاس ہو۔جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو اچھے سے اچھا ڈاکٹر تلاش کرتا ہے اسی طرح روحانی ڈاکٹر تلاش کرنے چاہیے جو قیامت تک ملتے رہیں گے۔

تاثر (2): حضرت خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ اپنے مریدوں کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت فرماتے تھے

تربیت مریدین کے لئے مشہور سلاسل چار ہیں۔نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، اس سلسلہ نقشبندیہ کی خصوصیت کے بارے میں حضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمارے طریقہ (سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ) میں داخل ہوا، وہ محروم نہیں رہے گا۔اور جو ازلی محروم ہے وہ ہمارے سلسلہ سے منسلک نہ ہو سکے گا۔

مکتوبات امام ربانی میں یہ بھی لکھا ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ میں مرید کی ترقی کا دارومدار اکثر مرشد کامل کی توجہات پر ہوتا ہے۔اگرچہ ذکر اذکار مراقبات بھی کرنے ہیں۔اکمال الشیم میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ اللہ والوں کی توجہ سے سب کچھ ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر وہ فاسق کی طرف توجہ کرتا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے فسق سے توبہ کرتا ہے۔اگر کافر کی طرف توجہ

فرماتے ہیں وہ کفر سے توبہ کرتا ہے۔ اگر مریض کی طرف توجہ کرتا ہے اس کو شفا ملتی ہے۔ صرف تقدیر کی دیوار کو نہیں گرا سکتے۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ اپنی شرح بخاری تقریر بخاری میں لکھتے ہیں اللہ والوں کی توجہ چار قسم کی ہوتی ہے (1) توجہ انعکاسی (2) توجہ القائی (3) توجہ اصلاحی (4) توجہ اتحادی۔

انعکاسی: یہ وہ ہوتی ہے کہ مرشد اپنے مرید کو توجہ کرتا ہے وہ اثر محسوس کرتا ہے مگر یہ اثر مرشد کے موجود رہنے تک رہتا ہے۔ اس کے جانے سے اثر بھی جاتا ہے یہ سب سے ضعیف ہے۔

القائی: وہ ہوتی ہے کہ مرشد کے جانے سے بھی اثر نہیں جاتا مگر گناہ کی نحوست سے جاتا ہے یہ تھوڑی سی قوی ہے۔

اصلاحی: یہ وہ ہوتی ہے کہ مرید خود بھی ذکر اذکار معمولات کا پابند ہو، اس پر مرشد کی توجہ اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ مرید کے گناہ کرنے سے بھی توجہ کا اثر اور مزہ ختم نہیں ہوتا بلکہ مستقل جاری رہتا ہے یہ توجہ بہت قوی ہے۔

اتحادی: یہ وہ ہوتی ہے کہ مرشد مرید پر اتنی زوردار توجہ ڈالتا ہے کہ مرید بالکل مرشد جیسا بن جاتا ہے۔ مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وضاحت کے لئے باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ پیش فرمایا ہے۔

عجیب واقعہ: حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند مہمان آئے۔ مہمان نوازی کیلئے کچھ نہیں تھا۔ باورچی کو پتہ چلا تو وہ اپنے گھر سے کھانا لایا۔ مہمانوں کا اکرام کیا۔ حضرت بہت خوش ہوئے۔ فرمایا اب کچھ مانگ لو۔ مرید نے کہا کہ میں آپ جیسا بن جاؤ۔ انہوں نے کہا اور مانگو یعنی اس کے علاوہ کوئی اور چیز مانگو۔ اس نے اس پر اصرار کیا۔ حضرت اس کو کمرے میں لے گئے اور اس پر اتنی زوردار توجہ ڈالنی شروع کردی یہاں تک کہ مرید اور حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ کی شکل وشباہت ایک جیسی ہوگئی۔ باہر نکلے، پتہ نہیں چلتا تھا کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کون اور باورچی کون ہے؟ صرف اتنا فرق تھا کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ہوش میں تھے اور مرید بے ہوشی میں تھا۔ تین دن کے بعد انتقال فرمایا۔ توجہ کو برداشت نہ لا سکے اس کو توجہ اتحادی کہتے ہیں۔

عجیب مثال: کچھواپانی میں رہتا ہے۔انڈے خشکی پر ریت میں دیتا ہے۔اور پھر پانی سے انڈوں پر توجہ کرتا ہے۔بچے نکلتے ہیں۔اگر کچھوا مر جائے تو انڈے ضائع ہو جاتے ہیں۔
دوسری مثال کونج ایک لمبی گردن والا پرندہ ہے۔گرمیوں میں سائبیریا اور روس جاتا ہے۔انڈے وہاں دیتا ہے۔سردیوں میں گرم ممالک میں آجاتا ہے پھر یہاں (گرم ممالک) سے انڈوں کی طرف توجہ کرتا ہے۔اس توجہ کے زور سے انڈوں سے بچے نکالتا ہے۔اگر وہ مر گیا تو انڈے ضائع ہو جاتے ہیں۔
خلاصہ: اللہ تعالیٰ نے جب کچھوا اور کونج کی توجہ میں اتنی تاثیر رکھی ہے تو اولیاء اللہ کی توجہات میں کتنی تاثیر رکھی ہوگی۔مقصد یہ ہے کہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کرتے تھے۔مریدین کے لئے اس میں زیادہ سہولت تھی کہ مرشد کی توجہات سے مرید کو ترقی ملتی ہے اگرچہ زیادہ مجاہدات نہیں ہوتے جیسے دوسرے سلاسل میں ہوتا ہے۔

مفید مشورہ از بندہ ناچیز محبّ اللہ عنی عنہ (خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ)

آجکل انسانوں کو گمراہ کرنے کیلئے مختلف قوی اسباب ہیں جن کی وجہ سے انسان غلط کاموں میں مبتلا ہو کر گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اپنے خالق، مالک، رازق جل جلالہ سے دور ہو جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔عبادات، ذکر واذکار، عمل وتقویٰ، سنت کا اتباع، احکام الٰہیہ پر چلنا، آخرت کی فکر کرنا، موت کے بعد ابدالآباد کی زندگی بنانا یہ تمام چیزیں انسان کے دل ودماغ سے نکل جاتی ہیں۔وہ قوی اسباب جو گمراہی کا ذریعہ ہیں، کیا کیا ہیں؟
شیطان علیہ اللعنت، نفس امارہ (سرکش)، دنیا کی محبت، عصری تعلیم کا غلط ماحول، مخلوط تعلیم، بازاروں میں بے پردہ بے حیا عورتیں، خواہشات کی پیروی، غلط ماحول، گانا بجانا، موسیقی سننا، ٹی وی، ڈی وی ڈی، کیبل، موبائل کا غلط استعمال کرنا، حرام کمانا، علماء کی بے ادبی کرنا، نیک لوگوں سے عداوت رکھنا، میڈیا وغیرہ وغیرہ، ان اسباب کی وجہ سے آدمی اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیتا ہے۔دین سے دور ہو جاتا ہے۔ماں باپ، بہن بھائی وغیرہ کو ناراض کر دیتا ہے اور شیطان علیہ اللعنت کو راضی کرتا ہے۔دنیوی زندگی

میں تلخی، معاشرہ میں جھگڑے، گھر میں بے اتفاقی، گالیاں اور مار پیٹ کا ہونا آخرت برباد کرنا ہے۔ان قوی اسباب سے بچنا بے حد ضروری ہے۔آخرت کی آگ میں لمبا عرصہ رہنے سے دنیا کی آگ میں پانچ، دس یا سو سال رہنا آسان ہے۔جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا سخت اور تیز ہے۔

ان گناہوں سے بچنے کا آسان اور کامیاب طریقہ: قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے اور بزرگوں کے تجربات سے اور ملفوظات سے ثابت ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ مرشد کامل سے بیعت ہونا، اس کی ہدایت کے مطابق کچھ نہ کچھ ذکر کرنا۔اس کی مجلس میں اللہ تعالیٰ کے لئے کبھی کبھار حاضری دینا، اس کی توجہات سے فائدہ اٹھانا تاکہ اس کی صحبت سے دل میں عشق الٰہی آجائے، نورانیت مل جائے اور عبادت کی توفیق مل جائے ، شیطان علیہ اللعنت سے نفرت ہوجائے، برے کاموں سے حفاظت آسانی کے ساتھ نصیب ہوجائے۔بڑے بڑے حضرات کی زبان پر یہ شعر مشہور ہے۔

یک زماں صحبت با اولیاء　　　　بہتر از صد سال طاعت بے ریا

ترجمہ: ایک ساعت ولی اللہ کی صحبت سو سال بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔یہ شعر ویسے ہی مشہور ہے؟ کیا کوئی حقیقت نہیں رکھتا؟ اگر یقین نہ ہو تو کم از کم تجربہ تو کرلو تو ایسا ہی پاؤ گے انشاءاللہ تعالیٰ۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہوجاؤ، اگر ان کی صحبت میں فائدہ نہیں تھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے کیوں بتایا کہ نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے گہرے زندہ دوست کے دین پر ہوتا ہے۔مرشد کامل گہرا دوست ہوتا ہے اگر مرشد کامل جو مکمل متبع سنت ہے اس کی بیعت اور گہری دوستی سے مرید میں دین منتقل نہیں ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں بتایا کہ آدمی گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے (سمجھ کی بات ہے)۔غور کرنا چاہیے۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار قسم کے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت واجب ہے۔اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھنے والے، ملاقات کرنے والے، ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے۔مرشد کامل وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وجہ سے مریدان کے ساتھ

محبت کرتا ہے، بیٹھتا ہے، ملاقات کرتا ہے، خرچ کرتا ہے۔ اگر مرید کو مرشد کامل کی محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں ملتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے کے لئے اسی طرح بیٹھنے والے کے لئے ملاقات کرنے والے کے لئے خرچہ کرنے والے کیلئے (غور کرنا چاہیے، اپنے آپ پر رحم کرنا چاہیے) ہماری گمراہی کے لئے کتنے زیادہ اور زبردست اسباب ہیں۔

ہم کوئی فکر نہیں کرتے۔ صرف ذکر کرنے سے کام نہیں بنتا جب تک مرشد کامل کی صحبت نہ ہو۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ملفوظات کمالات اشرفیہ میں لکھتے ہیں کہ اگر کوئی لاکھ تسبیحیں پڑھتا رہے کچھ نفع نہیں بغیر صحبت شیخ کے کیونکہ عادت اللہ یونہی جاری ہے کہ بدون شیخ کی صحبت کے خالص ذکر کام بنانے کے لئے کافی نہیں۔ صفحہ 183

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جو مقام ملا، صحبت کی وجہ سے ملا نہ کہ مجاہدہ اور ذکر و اذکار سے۔ اگرچہ وہ مجاہدہ ذکر و اذکار بھی کرتے تھے۔ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں ملتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب یعنی مرشد کامل تو ملتے ہیں مگر طلب کرنے سے۔ اگر ہم مرشد کامل کی صحبت اور بیعت اختیار نہیں کرتے تو ہمارا مرشد شیطان علیہ اللعنت ہوگا جیسا کہ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ جس کا مرشد نہ ہو اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے۔ شیطان اس کی رہبری کرتا ہے نورانی چالوں میں۔ شیطان کی دو قسم کی چالیں ہیں۔ ظلمانی اور نورانی۔ نورانی چالیں زیادہ خطرناک ہیں۔ مرشد کامل کو پتہ چلتا ہے نورانی چالوں کا اس لئے مرشد کامل کی بیعت اور صحبت بے انتہا ضروری ہے۔ مرشد کامل کے قلب میں یہ کیفیت ہوتی ہے کہ یَجْعَل لَّهُ فُرْقَانًا یعنی حق و باطل میں پہچان کر سکتا ہے۔

بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو روحانی مریض سمجھ کر مرشد کامل سے بیعت ہو جائیں، اس کی ہدایت کے مطابق کچھ نہ کچھ ذکر کریں، اس کی صحبت میں حاضری دیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک لوگوں کی صحبت اور رہبری نصیب فرمائے۔ اپنی رضامندی کے لئے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

تاثر (3): حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی رحلت کے بعد مریدین کو کیا کرنا چاہیے (یعنی کسی سے بیعت ہوجائے یا اسی پر اکتفاء کرے)

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ مقصد تقویٰ فرض ہے۔ نیک زندہ لوگوں کی صحبت بھی فرض ہے۔ جس کی وجہ سے تقویٰ آسان ہوجاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرشد کامل کی صحبت سے تقویٰ آسان ہوتا ہے۔ اصلاح ہوتی رہتی ہے لیکن انتقال سے صحبت اور اصلاح ختم ہوجاتی ہے۔ اصلاح نفس زندہ مرشد سے ہوتی ہے اس لئے مرشد کے انتقال کے بعد خلفاء کے علاوہ سب مریدین کو تجدید بیعت کرنی چاہیے تاکہ منزل مقصود تک پہنچا جاسکے۔ اعزازی خلافت والوں کو بھی تجدید بیعت کرنی چاہیے۔ خلفاء چونکہ منزل مقصود پر پہنچ چکے لہٰذا انہیں تجدید بیعت کی ضرورت نہ ہے۔

حدیث شریف میں اَلْمَرْأُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِه ۔ یعنی آدمی اپنے گہرے زندہ دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اصول تصوف میں لکھتے ہیں کہ مرشد کے انتقال کے بعد تجدید بیعت کرنی چاہیے۔ لیکن تجدید بیعت کس سے کرنی ہے اس کیلئے دو شرائط ضروری ہیں۔ مرشد کامل متبع سنت ہو دوسری ان کے ساتھ دل کا لگاؤ اور محبت بھی ہو۔ پھر دل چاہتا ہے تو کرسکتا ہے۔

تاثر (4): حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ انتہائی متبع سنت تھے:

ایک مرتبہ فرمایا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو پتہ چلا کہ میرے وضو میں لاعلمی کی وجہ سے ایک مستحب عمل چالیس سال سے رہ گیا ہے۔ اس کے بعد چالیس سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں (دہرائی)۔ اس کے بعد حضرت کے آنسو بہنے لگے اور فرمایا کہ آج کل ہمارے علماء کرام نماز میں سنت قرات نہیں پڑھتے۔

تاثر (5): حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ بے انتہا خاموش رہتے تھے

اتنی خاموشی کے باوجود دین کے مختلف شعبوں میں یکساں کام چلاتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے کہا حضرت آپ کچھ گفتگو فرمائیں تو ہم سامعین فائدہ اٹھائیں۔ حضرت نے فرمایا جس شخص نے میری

خاموشی سے فائدہ نہیں اٹھایا وہ میری گفتگو سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔

حضرت نور اللہ مرقدہٗ اپنی توجہ سے لوگوں کے دلوں کو منور اور روشن فرماتے تھے۔ اور تصفیہ باطن کراتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا مہ مہ (ایسا نہ کرنا) ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا کہ اس زبان کی وجہ سے میں ہلاکتوں میں مبتلا ہو گیا ہوں (مشکوٰۃ شریف)۔ عبرت کی بات ہے کہ یہ شخص کون تھا؟ یہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد اول نمبر پر جنت والا تھا۔ زمانہ صحابہ ؓ کا تھا۔ ماحول صحابہ ؓ کا تھا۔ ان کے ماحول میں ہلاکت والی باتیں کس طرح ہو سکتی تھیں۔ پھر بھی زبان کو کھینچ کھینچ کر افسوس کرتے ہیں۔

ہم گناہوں کے مجسمے ہیں۔ غفلت والے ہیں۔ زمانہ پندرھویں صدی کا ہے۔ یہ بگڑا ماحول ہے۔ ہر شخص خود انصاف کرے، خاموشی کتنی ضروری ہے۔ مَنْ صَمتَ فَقَدْ نَجاَ جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔

تاثر (6): حضرت خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ تحفظ ختم نبوت کی تحریک چلاتے تھے

حضرت صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (پوری دنیا) کے امیر تھے۔ ان کی نگرانی میں ختم نبوت کے بارے میں مختلف ترقیات حاصل ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جتنے غزوات ہوئے سب میں دو سو سے تین سو کے درمیان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شہید ہوئے ہیں لیکن ختم نبوت کے مسئلہ میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے دور خلافت میں بارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے ہیں۔

حضرت نور اللہ مرقدہ 5 اپریل 1953ء کو سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار ہوئے بلکہ اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کیا پھر 11 اگست کو سنٹرل جیل لاہور منتقل کر دیئے گئے۔ حضرت نور اللہ مرقدہ 1953ء کی تحریک سے لے کر آخری دم تک تحفظ ختم نبوت کے لئے دن رات کوشاں رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خدمت دین میں قبولیت نصیب فرماوے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

تاثر(7): حضرت خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی خانقاہ شریف کا نمایاں کردار:

خانقاہ سے اصل مقصود وصول الی اللہ ہے، تزکیہ نفس، باطنی ترقیات، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر آسانی کے ساتھ عمل کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر شوق، جذبہ ومحبت کے ساتھ چلنا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی، جنت الفردوس کا حاصل کرنا اور شیطان علیہ اللعنت کے تسلط سے اور دوزخ کی آگ سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوتا ہے۔ ہمارے حضرت نوراللہ مرقدہ کی خانقاہ شریف میں یہ تمام مقاصد بغیر مجاہدہ، ریاضت، مشقت کے حاصل ہوجاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس خانقاہ شریف کو تادیر قائم دائم آباد رکھے۔ آمین یاارحم الراحمین۔ اس کے علاوہ اس خانقاہ شریف کے اندر ایک ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ آنے والے مریدین متعلقین مہمانوں کے لئے کسی چیز کی دقت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ یعنی کھانے پینے بستر کمرے وغیرہ کسی چیز کی کمی نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر شخص کو یہ آزادی ہوتی تھی کہ جتنے دن رہنا پسند کریں رہیں، چاہے دس دن، ایک مہینہ، چالیس دن یا زندگی بھر رہنا ہو تو کوئی پوچھ گچھ سوال جواب نہیں ہوتا۔

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کی مسجد میں جاری دیگر اعمال کے ساتھ ختم خواجگان، ختم مجددی اور ختم معصومی بھی تمام سال پڑھے جاتے ہیں۔ ختم خواجگان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لے کر امام طریقت حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ تک اکابرین سلسلہ نقشبندیہ سے منسوب ہے۔

طریقہ ختم خواجگان: چند افراد مل کر (اگر 15 یا 20 افراد ہوں تو آسانی ہوجائے گی) اس کی ابتداء اس طرح کریں۔ پہلے ختم خواجگان پڑھوانے والا شخص دعا کروائے اور اس دعا میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھے۔ 100 عدد گھٹلیاں ساتھیوں میں تقسیم کردے اور 10 عدد شمار کرنے کے لئے اپنے پاس رکھے۔ پہلے 7 دفعہ سورۃ فاتحہ مکمل پڑھیں، درود شریف 100 مرتبہ پڑھیں، سورۃ الم نشرح 79 مرتبہ پڑھیں، پھر 1000 مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں، پھر 7 مرتبہ سورۃ فاتحہ اور 100 مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل اسماء مبارکہ 100 مرتبہ ہر ایک پڑھیں۔ 1 یا قاضی الحاجات، 2 یا کافی المھمات

3، یا دافع البلیات، 4 یا شافع الامراض، 5 یا رفیع الدراجات، 6 یا مجیب الدعوات، 7 یا ارحم الراحمین۔ پھر سب حضرات ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اور دعا میں اس ختم شریف کا ثواب حضرت خواجگان رحمۃ اللہ علیہ کو بخش دیں۔ اس ختم شریف اور خواجگان کی برکت سے دینی و دنیاوی حوائج کیلئے بھی دعا کر سکتے ہیں۔

طریقہ ختم مجددی: ساتھیوں میں 100 گھٹلیاں تقسیم کریں اور 5 شمار کے لئے علیحدہ اپنے پاس رکھیں۔ اول آخر 100,100 مرتبہ درود شریف **اللهم صلی علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد وبارك وسلم علیه** یا جو بھی یاد ہو پڑھ لیں۔ درمیان میں **لا حولا ولا قوة الا باللـه** 500 مرتبہ پڑھیں اور اسکا ثواب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بخش دیں۔ پھر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور اس ختم شریف کی برکت سے اپنی حوائج کے لئے دعا کریں۔

طریقہ ختم معصومی: ساتھیوں میں 100 گھٹلیاں تقسیم کریں اور 5 شمار کے لئے علیحدہ اپنے پاس رکھیں۔ اول آخر 100,100 مرتبہ درود شریف **اللهم صلی علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد وبارك وسلم علیه** یا جو بھی یاد ہو پڑھ لیں۔ درمیان میں 500 مرتبہ **لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین** پڑھیں اور اسکا ثواب حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو بخش دیں۔ پھر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ اور اس ختم شریف کی برکت سے اپنی حوائج کے لئے دعا کریں۔

ختم مجددی اور ختم معصومی دونوں اجتماعی شکل میں شروع کرنے چاہئیں۔ انشاءاللہ اجتماعی برکات نصیب ہوں گی۔ اجتماعی طور پر پڑھنا اگر ممکن نہ ہو سکے تو انفرادی شکل میں لازماً 41 دن تک پڑھیں۔ اگر دونوں نہ پڑھ سکیں تو ایک ہی شروع کر دیا جائے 41 دن میں دینی و دنیاوی برکات انشاءاللہ آپ کو خود محسوس ہو جائیں گیں۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق اور اپنی معرفت و محبت نصیب فرمائے (آمین)۔

مدارس، مساجد یا گھر میں ختم مجددی و ختم معصومی یا ایک ہی اجتماعی شکل میں شروع کرنے چاہئیں۔ مدارس میں خصوصاً ختم خواجگان کا اہتمام کیا جانا چاہیئے۔ آج ہر گھر، محلّہ اور تعلیمی اداروں میں پریشانیاں بڑھ رہی ہیں۔ مالی حالات کی وجہ سے، اتفاق کا نہ ہونا، جادو کا اندیشہ، بے سکونی، بیماریاں، اندرونی

بیرونی جھگڑے اور بے دینی کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں اور مختلف مصائب میں مبتلا ہیں۔اس کا حل صرف اور صرف رجوع الی اللہ ہے۔اللہ ہی خیر وشر کا مالک ہے۔ہمارا ایمان ہے کہ مخلوق کے ہاتھ میں کچھ نہ ہے۔ان ختم ہائے مبارکہ کے ذریعے توجہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ سے جب خیر کا مطالبہ، انعامات کی طلب اور مصائب سے حفاظت اجتماعی شکل میں طلب کی جائے گی تو پھر کیوں نہ ملے گی؟ ضرور بالضرور عطا ہوگی۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ سے مانگو میں دونگا۔تمھاری دعا قبول کرونگا۔سیدنا یونس علیہ الصلوۃ والسلام جب مچھلی کے پیٹ میں پھنسے تو نجات کا واسطہ بجائے نبوت کے آیت کریمہ **لا الہ الا انت سبحانك انی كنت من الظالمين** کو بنایا۔عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ اغوا ہوئے اور غربت بھی انتہائی درجہ کی تھی۔ان سے نجات کا ذریعہ ان کا تقویٰ اور **لاحولہ ولا قوۃ الا باللہ** کی کثرت بنی اس کے باوجود کہ وہ صحابی تھے۔اگر اپنا اور اپنے گھر والوں کا رخ اللہ کی جانب نہ کریں گے تو لازماً توجہ اسباب اور مادیت کی طرف منتقل ہو جائے گی۔مخلوق خود محتاج ہے اور پریشانی میں مبتلا ہے تو ہمارے لئے کیا کر سکتی ہے۔ایک مانگنے والا دوسرے مانگنے والے کو کیا دے سکتا ہے؟

بندہ ناچیز کا مشورہ ہے کہ 41 دن ان تین ختم ہائے مبارکہ کا اہتمام کریں اگر ممکن نہ ہو تو ایک یا دو ہی سے شروع کر لیں۔تجربہ کرلیں کہ کتنا منافع اور برکات کا حصول ہوتا ہے اور اگر 41 دن میں یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ ختم پڑھنا کیا مشکل ہے۔41 دن کے بعد اگر پڑھنا چاہیں تو اپنے پیر مرشد سے اجازت لے لیں۔اگر اب تک کسی مرشد کامل سے بیعت کا تعلق قائم نہیں کیا ہے تو بندہ ناچیز محبّ اللہ عفی عنہ (خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خواجگان خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ) سے موبائل پر رابطہ کر کے اجازت طلب کرسکتا ہے۔مرشد کامل کی اجازت سے سے نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتی ہے اور اعمال میں انوار و برکات با آسانی مل جاتے ہیں۔

(نوٹ) ختم مبارکہ اگر اجتماعی شکل میں گھر، محلّہ یا مدرسہ میں نہ پڑھا جائے تو اسکی دعوت ضرور دیں کیونکہ

دعوت کے بعد اللہ کی نصرت آتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عادت مبارکہ ہے لہٰذا چند افراد ضرور مل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی طرف متوجہ کرلے اور غیر اللہ ہمارے دل و دماغ سے نکال دے۔ اللہ تعالیٰ اس خانقاہ شریف کو اسی طرح آباد و کامیاب رکھے، قبولیت کے ساتھ آسانی کے ساتھ لوگوں کو نفع پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے جنت حاصل کرنے کیلئے دنیا وآخرت کی کامیابی کیلئے۔ آمین یاارحم الراحمین۔

تاثر (8): حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے انتقال پر آسمان کا رونا

بعد از نمازِ مغرب 5 مئی 2010ء کو روح مبارک پرواز ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ 21 جمادی الثانی جمعرات 1431ھ کو حضرت کے انتقال سے پہلے کہیں بارش نہیں تھی مگر انتقال کے بعد ملک کے مختلف کونوں سے اطلاع آئی کہ بارش ہو رہی ہے۔ بزرگوں کے انتقال پر آسمان وزمین کا رونا قرآن پاک کی آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ علماء کرام نے تصریح فرمائی ہے۔

تاثر (9): بڑی مصیبت (جیسے کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ کا انتقال ہے) میں اللہ تعالیٰ کا حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ یعنی صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔ اب صبر کرنے والے کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ o یعنی صابرین وہ لوگ ہیں جو مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھتے ہیں۔ (انا للہ سے آخر تک) اب خوشخبری کیا ہے۔ قرآن پاک میں اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ o یعنی ان کے لئے تین انعامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں عمومی رحمتیں وخصوصی رحمتیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ (اللہ اکبر) یہ بہت بڑے انعامات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''جس نے مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَ اخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا (مشکوٰۃ شریف۔ جلالین شریف) تو اللہ تعالیٰ نعم

البدل نصیب فرمائیں گے۔“

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب انتقال ہوا تو میں نے یہ کلمات پڑھے۔ مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائیں گے لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ابو سلمہ سے بھی کوئی شخص بہتر ہوگا۔ ان کلمات کی برکت سے میرا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ خلاصہ ہمارے مرشد نور اللہ مرقدہٗ کا نعم البدل ملنا اگرچہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

تاثر 10: گھریلو یا ذاتی پریشانیوں مصائب کے متعلق شکایت

حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ سے جب مریدین یا متعلقین اپنے گھریلو یا ذاتی پریشانیوں مصائب کے متعلق شکایت اور فریاد لے کر آتے تھے تو حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ جواب میں فرماتے تھے کہ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** کثرت سے پڑھا کرو۔

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

اکثر لوگ بہت سی مصیبتوں و پریشانیوں میں مبتلا ہیں مثلاً (1) سکون نہ ہونا یا پریشان رہنا۔ (2) بلڈ پریشر، دل کی بیماریوں اور بہت سے دوسرے امراض میں مبتلا ہونا۔ (3) رزق کی تنگی ہونا۔ (4) کاروبار میں مشکلات اور مصائب کا پیش آنا۔ (5) نکاح نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہونا، مرد ہو یا عورت۔ (6) قرض کی وجہ سے پریشان ہونا (اس پر ہو یا اس کا دوسروں پر)۔ (7) کاروبار یا پڑھائی میں دل نہ لگنا۔ (8) غصہ کا غلبہ ہونا۔ (9) ماں باپ، بھائی، عزیز و اقارب وغیرہ سے نفرت ہونا۔ (10) گناہوں سے نفرت نہ ہونا۔ (11) دین کی طرف رغبت نہ ہونا۔ (12) جادو یا نظر بد کا اندیشہ ہونا۔ (13) غلط ماحول سے پریشان ہونا۔ (14) دین میں سکون و نورانیت نہ ہونا۔ (15) شیطانی وساوس اور غیر مفید خیالاتِ زندگی سے اتنا بیزار ہونا کہ خودکشی کی طرف طبیعت مائل ہونا وغیرہ وغیرہ۔ اس کا اکسیر اور مجرب علاج یہ ہے۔

"لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ"

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے قوت اللہ کی اطاعت کی مگر اللہ کی مدد سے"۔

1۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ ننانونے آفات کیلئے علاج ہے۔جس میں سب سے چھوٹی آفت پریشانی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ202)

2۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ وہ تابعدار بن گیا اور اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ202) 3۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر201) گناہ سے پرہیز اور عبادت کرنا جنت کے خزانوں میں سے ہے اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کے بکثرت پڑھنے سے گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔4۔عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دو مصیبتوں میں مبتلا ہوں،ایک میرا لڑکا کفار نے اغوا کیا ہے اور دوسرا رزق کی بہت زیادہ تنگی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں فرمائیں۔ایک تقویٰ اختیار کرو دوسرا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کثرت سے(500 مرتبہ) پڑھا کرو۔انہوں نے دونوں کام شروع کیئے۔وہ اپنے گھر ہی میں تھے کہ ان کا لڑکا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ سو اونٹ بھی لے کر آیا۔اس طرح دونوں مصیبتیں ختم ہو گئیں۔ (معارف القرآن صفحہ488 جلد8)

بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ زبان پر دنیا کا ذکر بہت کیا ہے۔دنیا کے کاموں کو وقت بہت دیا ہے۔ خواہشات میں اپنے آپ کو بوڑھا کر لیا ہے۔آج لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھنے کے لئے 41 دن تک 24 گھنٹوں میں سے 20،30 منٹ فارغ کر لیں پھر آپ کو پتہ چل جائے گا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کیوں غفلت کی۔دنیا کے کاموں کو کام سمجھتا تھا ذکر الٰہی کو کام نہیں سمجھا۔ان کے لئے

وقت ملتا تھا ذکر کے لئے وقت نہیں ملتا تھا۔ 41 دن کے بعد آپ ذاکر بن جاؤ گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کے بارے میں کثرت سے کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن ذکر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاذْكُرُوا اللهَ ذِكْراً كَثِيراً یعنی اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تھوڑا ذکر کرنا منافق کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا يَذْكُرُوْنَ اللهَ اِلَّا قَلِيْلًا یعنی منافقین ذکر کم کرتے ہیں۔ موت آنے سے پہلے اس بارے میں سوچ لینے سے اپنا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق نصیب کرے۔

پڑھنے کا طریقہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ روزانہ 500 مرتبہ پڑھیں اور اس کے اول 100 مرتبہ اور آخر 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر مشکل ہو تو درود شریف اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ بھی کافی ہے۔ درود شریف جو بھی یاد ہو پڑھ لیں یا یہ درود شریف پڑھو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ۔ یہ عمل 41 دن بلا ناغہ کرنا ہے۔ اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن ڈبل پڑھے۔ ایک نشست میں زیادہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں۔ وضو بھی ضروری نہیں۔ عورت ماہواری کے ایام میں بھی پڑھ سکتی ہے۔ اس کے بعد اگر اس کلام کی برکت سے اپنی حاجات کیلئے دعا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ جب 41 دن پورے ہو جائیں اور بہت زیادہ دینی اور دنیاوی فائدہ محسوس ہو تو اپنے شرعی پیر سے اجازت لے کر اسے مستقل پڑھا کرے۔ آپ اسے با آسانی 15 سے 20 منٹ میں پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اپنا مرشد نہ ہو تو شیخ المشائخ امامِ وقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کندیاں شریف والے کے خلیفہ (حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ بلوچستان لورالائی والے سے موبائل نمبر 0302-3807299 , 0333-3807299 یا فون نمبر 0824-411082 پر اجازت کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا کامل تعلق نصیب کرے۔ (آمین)

مدرسه عربیه سراجیه سعدیه

اللہ تعالیٰ تمہاری زکوۃ ، خیرات اور صدقات وغیرہ کا محتاج نہیں ہے بلکہ تم مدارس اور غریبوں کو زکوۃ ، صدقات دینے میں محتاج ہو جیسے کہ تم اپنے خالق کو راضی کرنے کے لئے اور اپنی آخرت بنانے کے لئے نماز، روزہ، حج وغیرہ کے محتاج ہو۔ مدارس کی خدمت دین کی حفاظت، رضائے الٰہی اور نجات کا ذریعہ ہے۔ دین کی حفاظت کے لئے جان، مال، وقت اور ضرورت پڑنے پر سر دینا بھی ضروری ہے۔ اسی وجہ سے بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ مدرسہ کی خدمت کرتا ہے اور آپ کو تعاون کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر آپ تعاون نہ کریں تب بھی مدرسہ کے انتظامات تو اللہ پاک چلا دیں گے، مگر آپ کا فائدہ ہے کہ آپ اس کام میں حصہ لیں کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ عالم بن یا طالب علم بن یا ان کا خادم بن چوتھا نہ بن ہلاک ہو جائیگا۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ ماہانہ ، سالانہ مقرر کر کے یا بغیر مقرر کئے زکوٰۃ، صدقات اکاؤنٹ نمبر 69-1891 بنام محب اللہ، حبیب بنک لمیٹڈ لورالائی یا مدرسہ کے پتہ پر منی آرڈر کروائیں یا دوسروں کو ترغیب دیں۔ آپ کی رقم کے خرچ کی تفصیل بھی بتائی جا سکتی ہے نیز مدرسہ سرکاری امداد نہیں لیتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اجر عظیم نصیب فرمائے۔ (آمین)

الداعی الی الخیر: خادم مدرسہ (حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ

ملنے کا پتہ: (حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ

(خلیفہ مجاز) شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ

(خادم) مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

فون: 0824-411082 موبائل: 0302-3807299 0333-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM